ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.3 2022

اسلام اور اعتدال پسندی کا انسانی زندگی پر اثر: ایک اہم مطالعہ

ISLAM AND MODERATIONITS IMPACT ON HUMAN LIFE: A CRITICAL STUDY

Dr. Khalid Majeed
University of Lahore

Abstract:

There is no doubt that the human nature hate extremism and exaggeration and love the middle of things because it is often easier, and in this context, Islamic law was a divine religion that characterizes this attribute through the behavior of adherents, worship and faith and treatment. In this paper we will try to address the concept of moderation, its pillars or principles in the sources of Islamic law, to stand at the most important obstacles that stand in the way of establishing ways of dialogue and support a culture of tolerance and co-existence and recognition of the other because of the West through the media world of malicious efforts Aimed at distorting the image of Islam and Muslims.

Key words: Islamic values. Peace, Islam and love of humanity

دینِ اسلام اور انتہا پسندی:

اہلِ مغرب اسلام کے خلاف یہ بھی پراپیگنڈا کرتے ہیں کہ اسلام انتہا پسندی کا دین ہے اور یہ دوسروں کا وجود تسلیم نہیں کرتا ۔جبکہ اسلام تو دینِ اعتدال ہے اور ہر قسم کی " مذہبی انتہا ء پسند ی '' یا '' '' غُلو فِی الدین ''۔ سے سختی سے روکتا ہے۔تاریخی اعتبار سے جائزہ لیا جائے تو علم ہوتا ہے کہ اسلام کی پہلی ریاست ریاستِ مدینہ (pluralistic society) کی خوبصورت مثال تھی جس میں صرف مسلمان ہی آباد نہ تھے بلکہ مختلف مذ اہب سے تعلق رکھنے والے افراد آباد تھے اور تمام افرادِ معاشرہ کو مسلمانوں کی طرح انسانی حقوق حاصل تھے ۔اسلام صرف دین کے معاملے میں ہی نہیں بلکہ زندگی کے ہر شعبہ میں انسان کو اعتدال کا حکم دیتا ہے ۔اسلامی ریاست میں بسنے والے غیر مسلموں سے تعلقات میں بھی اعتدال پسندی کی تعلیمات دی گئی ہیں ۔

اسلام دین اعتدال:

اسلام مذہبی رواداری اعتدال اور عدم تشدد کا حامل دنیاکا واحد دین ہے جس نے ہمیشہ نہ صرف یہودونصاری کے ساتھ بلکہ مجوس و مشرکین کے ساتھ بھی رواداری کا سلوک کیا ہے ۔ لیکن آج مغرب کے یہود و نصاریٰ اسلام پر بنیا د پرستی ، تشدد اور انتہا ء پسند ی کے الزاما ت چسپاں کر رہے ہیں۔حالانکہ قرآن و حدیث میں ہر قسم کی'' مذہبی انتہا ء پسند ی '' یا '' غُلو فِی الدین'' سے سختی سے روکا گیا ہے ۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

(قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ)[1]ـ

ترجمہ: (اے پیغمبر ﷺ) فرما دیجئے ! اے اہل کتا ب اپنے دین میں ناحق غلو نہ کرو ۔

ریاست مدینہ اور غیر مسلموں کیساتھ تعلقات:

اسلامی ریاست ایک "Pluralistic Society" تھی جس میں مختلف مذاہب اور قومیتوں کے لوگ آباد تھے۔ اس میں مکہ و مدینہ کے مسلمان اور مدینہ کے یہود کے علاوہ فارسی(ایران) سے حضرت سلمان فارسی اور حبشہ سے حضرت بلال حبشی آباد تھے ۔اسی مذہبی معاہدے کے بارے میں ڈاکٹر حافظ محمد ثانی نے یوں تبصر ہ کیا ہے:

'' یہ معاہدہ مذہبی رواداری اور فراخدلی کی ایک مثال ہے جس پر دنیا فخر کر سکتی ہے۔ موجودہ دور کی اقوام متحدہ بھی فریقین میں اس سے بہتر اور رواداری پر مبنی معاہدہ نہیں کر اسکی''۔[2]ـ

اسی تاریخ ساز معاہدہ کی بدولت غیر مسلموں اور مختلف افراد وا قوام کے حقوق و فرائض اور مذہبی آزادی اور اتحادویگانگت کا اصول وضع ہو ا۔ چنانچہ یہود مدینہ اور دیگر غیر مسلم اقلیتوں کو اتحاد و یگانگت پر مبنی اسی تاریخی معاہد ے سے مندرجہ ذیل حقوق مراعات ہوئی:

---

[1]) سورۃ المائدہ :۵،۷۷

[2]) رسول اکرم اور رواداری، محمد ثانی ڈاکٹر ،فضلی سنز ،کراچی،۱۹۹۸ء،ص:۵۷

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.3 2022

ان یھود بنی عوف امۃ مع المومنین للیھود دینھم و للمسلمین دینھم موالیھم وانفسھم »[3]ے ۔

ترجمہ: بنی عوف کے یہودی مومنین کے ساتھ سیاسی وحدت تسلیم کیے جا تے ہیں ۔ یہودیوں کو ان کا دین اور مسلمانوں کو ان کا دین ۔

یہ معاہدہ آنحضورﷺ کی سیا سی بصیر ت اور مذہبی رواداری و فراخدلی کی روشن مثال ہےنبی ﷺ نے ایک مثالی فلاحی ریاست قائم کی جس میں ہر فرد کو بلا تفریق مذہب وملت،عقیدہ وعمل کے مکمل آزادی حاصل تھی ۔ اسلام کی پہلی ریاست ایک (Pluralism) کا قابل تقلید نمونہ تھی اور اسلام (Pluralistic)سوسائٹی کا زبردست حامی ہے۔ حضور اکرمﷺ نے پہلی اسلامی ملٹی نیشنل ریاست کے لئے ایسا اسلامی آئین وضع کیاکہ تمام قومیتوں اور مذاہب کے لوگ ایک سیاسی وحدت میں مکمل آزادی کے ساتھ رہتے تھے ۔جس ریا ست اور قانو ن سازی کی آج کے جدید زمانہ میں اشد ضرورت محسوس کی جارہی ہے اسلام نے اس کا عملی نمونہ آج سے تقریباً ساڑھے چودہ سو سال پہلے پیش کیا ۔ جس کا اعتراف مغربی مستشرقین بھی کر تے ہیں۔ کیرن ارم اسٹرانگ نے معاہدہ کے بارے لکھا ہے :

"A treaty was drawn up which, by a stroke of good fortune, has been preserved in the early sources so we see the blue print of the first Islamic community."ے[4].

یعنی اسلامی ریاست کا یہ پہلا دستور Pluralism کا ایک خوبصورت نمونہ تھا ۔

اسلام میں غیر مسلموں سے تعلقات کی اجازت اور اس کی حدود اور نوعیت:

اسلام کی تعلیما ت کسی مخصوص ،قوم ،قبیلے یا علاقے کے لوگوں کے لئے نہیں بلکہ اسلام آفاقی تعلیمات کا حامل ہے اور اس کا خطاب تمام انسانیت کے لئے ہے۔

بعض افراد جو اسلامی تعلیما ت کی روح سے واقف نہیں ہو تے ۔ اپنے سطحی مطالعے کی بنیاد پر یہ دعوی کر تے ہیں کہ اسلام غیر مسلموں سے ہر قسم کے تعلقات قائم کرنے کے خلاف ہے۔ لیکن اگر اس سلسلے میں تمام اسلامی تعلیمات کو مد نظر رکھا جائے تو بات واضح ہو تی ہے کہ اسلام تعلقا ت و مراسم سے منع نہیں کر تا بلکہ صورتحال کے مطابق اصول و ضوابط قائم کر تاہے۔ غیر مسلموں سے تعلقات قائم کر نے کے لیے چار چیزوں کو مدنظررکھناہوگا۔نوعیت کے اعتبار سے تعلقات کے لیے چار اصطلاحات ہیں »[5]ے ۔

1) **(موالات** ۲) **مواسات** ۳) **مدارات** ٤) **معاملات**

موالات:

قلبی دوستی کے ہیں یہ صر ف مومنین کے ساتھ خاص ہےکافرونکسی حال میں بھی جائز نہیں کیونکہ اہم ملی رازوں میں اعتماد کر نا اور قلبی تعلقات بڑھانا شریعت محمدیﷺ میں اس سے سختی سے منع کیا گیا ہے:

ارشادباری تعالیٰ ہے۔

(ۇ ۆ ۆ ۈ ۈ ۋ ۋ ۅ)[6]ے

ترجمہ: مومن کا فروں کو اپنا دوست نہ بنائیں مومنوں کے علاوہ ۔

مواسات:

اس سے مراد ہمدردی ، خیر خواہی اور نفع رسانی کے ہیں۔ یہ صرف ان غیر مسلموں کے لیے جا ئز ہے جو مسلمانوں سے برسر پیکار نہ ہوں اور نہ ہی مسلمانوں کے خلاف نظریاتی و جغرافیائی مزاحمت میں شامل اقوام کے حلیف ہوں ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

(ڇ ڇ ڇ ڇ ڇ ڇ ڇ ڇ ڇ)[7]ے

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہیں ان لوگوں سے (دوست بنانے) سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین کے معاملے میں لڑائی نہیں کرتے۔

اصو ل مدارات: اس کے معانی خوش اخلاقی اور مہمان نوازی کے ہیں ۔ یہ سب غیر مسلموں کے ساتھ جائز ہے۔ نبیﷺ نے جتنے بھی غزوات لڑے اسی اصول کو پیش نظر رکھا ۔ جنگی قیدیوں سے حسن سلوک کا معاملہ ہو یا مزاحم قوتوں کے بہیمانہ رویے کا سابقہ ۔ فتح مکہ رمضان ۸ ہجری کواپنے بدترین دشمنوں کفار مکہ پرکامل اقتدار وا ختیا ر حاصل کر لیا تھا ۔

معاملات:

---

[3]) البدایہ والنہایہ، ۳،۲۲٤

[4]) Muhammad, a Biography of the prophet,ibid, p.155

[5]) السیرہ النبویۃ،۲،٦۳۹

[6]) سوۃ آل عمران:۳،۲۸

[7]) سورۃ الممتحنہ:٦۰،۸

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.3 2022

تیسرا درجہ معاملات کا ہے ان سے تجارت کر نا یا اجرت و ملازمت اور صنعت و حرفت کے معاملات کرنا یہ بھی تمام غیر مسلموں سے جائز ہے بجز اس حالت کے کہ ان معاملات سے تمام مسلمانوں کو نقصان کا اندیشہ ہو۔ آج جدید زمانے میں غیر مسلم خصوصاً اہل یورپ سائنس اور ٹیکنا لوجی میں عصر حاضر کے مسلمانوں سے بہت آگے ہیں لہذا ان سے تعلیمی بنیادوں پر تعاون کیا جا سکتاہے۔ اس کی مثال غزوہ ٔ بدر کے غیر مسلم پڑھے لکھے قیدیوں کو حضوراکرم ﷺ نے مسلمان بچوں کو پڑھنا لکھنا سکھانے کی شرط پرآزادی کا پروانہ جا ری کیا تھا۔معاملات میں کاروبار اور تجارت میں غیر مسلموں سے لین دین کی مثالیں آنحضور ﷺ کی سیر ت پاک سے بھی ملتی ہیں ۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے:

«اشْتَرَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا مِنْ يَهُودِيٍّ بِنَسِيئَةٍ وَرَهَنَهُ دِرْعًا لَهُ مِنْ حَدِيدٍ»[8]ـہ

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے طعام خریداتھا اور اس کے پاس اپنی زرہ رہن رکھی تھی۔

تعلقات قائم کرنے سے ممانعت کے دلائل:

وہ غیر مسلم جو اسلام کے خلاف نظریاتی یا جغرافیائی سطح پر برسر پیکا رہیں اسلام ان کے ساتھ تعلقات قائم کرنے سے سختی سے منع کر تاہے۔ اس بارے میں قرآن حکیم میں مختلف مقامات پر آیات موجود ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ)[9]ـہ

ترجمہ: مومنین اہل ایمان کوچھوڑ کر کا فروں کو اپنا رفیق اور مدد گار نہ بنائیں ۔

اس میں تعلقات کی قسم موالات سے منع کیا گیا ہے کہ مسلمان ان غیر مسلموں سے قلبی دوستی اختیا ر نہ کریں۔ یعنی دوست بنانے میں غیر مسلموں کو مسلمانوں پر ترجیح نہ دیں۔

دوسری جگہ ارشاد ہوا ہے۔

(يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّه مِنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ)[10]ـہ

ترجمہ: اے لوگو، جوایمان لائے ہو! یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا رفیق نہ بناؤ۔یہ آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں ۔اور اگر تم میں سے کوئی ان کو اپنا رفیق بناتاہے تواس کا شمار بھی انہی لوگوں میں ہے۔یقینا اللہ ظالموں کو اپنی راہنما ئی سے محروم رکھتاہے۔

دوسر ی جگہ ارشادہے۔

(يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا)[11]ـہ

ترجمہ: اے ایمان والو! مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بنا ئو ، کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کو صاف حجت قائم کر لو؟۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

(فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآىِٕرَةٌ)[12]ـہ

ترجمہ: آپ دیکھیں گے کہ جن کے دلوں میں بیماری ہے وہ دوڑ دوڑ کر ان میں گھس رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کوخطرہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی حادثہ ہم پر آ پڑے ۔

اس آیت کریمہ میں منافقو ں کی ایک علامت بتائی ہے کہ یہ لوگ اسلام کا دعوی تو کر تے ہیں لیکن ذرا سے مشکل حالات میں کافروں کے گروہ میں شامل ہو جاتے ہیں کہ کہیں مسلمانوں کے بظاہر کمزور گروہ میں رہنے سے ان کے مال و جان کو کوئی نقصان نہ پہنچاسکے۔

سورة آل عمران میں یوں ارشاد ہے۔

(يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ)[13]ـہ

ترجمہ: اے لوگو،جوایمان لائے ہو اپنی جماعت کے علاوہ کسی دوسر ے کو راز دان نہ بناؤ۔

اس آیت کریمہ میں مسلمانوں میںPersonal معاملات میں غیرمسلموں کو راز دان بنانے سے سختی سے منع کیا گیا ہے

امام راز یؒ کی رائے ہے:

---

[8]) مسلم، رقم: ۱۲۰۲

[9]) سورة آل عمران :۲۸،۳

[10]) سورة المائدہ :5،۵۱

[11]) سورة النساء :۱٤٤،۴

[12]) سورة المائدہ :۵۲،۵

[13]) سورةآل عمران :۱۱۸،۳

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.3 2022

« ان يتخذو امن الكفار واليهود واهل الا هواء دخلاء ولجاوا يفاوضونهم فی الاراء اليهم امور هم »[14]۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کوغیر مسلموں کی طرف میلان سے سختی سے ڈانٹاہے کہ وہ کفار اور یہود اور خواہش پر ستوں کو اپنی اراء او رمشوروں میں دخیل بنائیں اوراپنے امور ان کے سپرد کریں۔

غیر مسلموں سے تعاون واستعانت کے دلائل:

غیر مسلموں سے ربط و تعلقات اور استعانت کو محض اس وجہ سے نا جائز قرار نہیں دیاجا سکتا کہ وہ غیر مسلم ہیں ۔ اگر غیر مسلم مسلمانوں پر نہ زیادتی کریں ، نہ ان کے حقوق پامال کریں اورنہ ہی دعوت دین اسلام میں کسی قسم کی روکا وٹ پیدا کریں تو ان سے تعاون و ربط رکھنا جائز ہے۔ یعنی ان سے تعلقات باالکلیہ منع نہیں بلکہ بعض وجوہ کی بنیاد پر منع ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: تمہیں اللہ ان لوگو ں سے احسان کر نے سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین کے معاملے میں نہیں لڑتے اورنہ انہوں نے تمہیں گھروں سے نکالا ہے تم ان پر احسان کر و ان سے انصاف کرو۔

ترجمہ: (اے نبی) کہہ دیں ! اے اہل کتاب ! ایسی انصاف والی بات کی طرف آئو جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے ۔

یعنی اسلام بین المذاہب اتحاد و تعاون کا داعی دین ہے اس آیت کریمہ میں اہل کتاب یہود ونصاری کو اتفاق واتحاد کی طرف بلا یا ہے ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ)[15]۔

ترجمہ: جب تک وہ لوگ تم سے معاہدہ نبھائیں تم بھی وعدہ وفاکرو۔

(وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَي اللّٰهِ)[16]۔

ترجمہ: اگروہ صلح کی طر ف جھکیں تو تم بھی صلح کی طر ف جھک جاؤ اور (اے نبی) اللہ پر بھروسہ رکھو۔

تعاون ،دوستی اور تعلقات میں اسلام باقی کفار و مشرکین کے مقابلے میں اہل کتاب کو ترجیح دیتاہے اور اہل کتاب میں عیسائیوں کو یہودیوں پر ترجیح دیتاہے۔

اللہ تعالیٰ نے جو نفسیات اور مافی الصدور جا ننے والاہے ارشاد فرما رہا ہے کہ اسلام کے سب سے قریب ترین گروہ نصاری ہے اور یہ باقی تمام مذاہب کے پیرکا روں کے مقابلے میں اسلام دوست نظریات رکھتے ہیں ۔

غیر مسلموں سے تعلقات میں فراخدلی:

اسلام غیر مسلموں سے معاشرتی اور سماجی تعلقا ت میں فراخدلانہ میل جول کا حامی ہے اور کسی قسم کے تعصب اور کراہت کو پسند نہیں کرتا۔اہل کتاب کے کھانے کو مسلمانوں کے لیے حلال قرار دیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ)[17]۔

ترجمہ: اہل کتاب کا کھانا تمہارے لیے حرام ہے۔

اس آیت کر یمہ کی تفسیر علامہ ابوبکر جصاص ؒیوں فرماتے ہیں ۔

« عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَالْحَسَنِ وَمُجَاهِدٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَقَتَادَةَ وَالسُّدِّيِّ أَنَّهُ ذَبَائِحُهُمْ وَظَاهِرُهُ يَقْتَضِي ذَلِكَ »[18]۔

ترجمہ: ابن عباس :طعام سے مراد غیر مسلموں کا ذبیحاہے اورظاہر کلام سے بھی یہی ثابت ہو تاہے ۔

علامہ جصاصؒ نے اس آیت کریمہ کی سیر ت کا حوالہ دے کر مزید و ضاحت کی ہے:

«إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ مِنْ الشَّاةِ الْمَسْمُومَةِ الْمَشْوِيَّةِ الَّتِي أَهْدَتْهَا إلَيْهِ الْيَهُودِيَّةُ وَلَمْ يَسْأَلْهَا عَنْ ذَبِيحَتِهَا أَهِيَ مِنْ ذَبِيحَةِ الْمُسْلِمِ أَمْ الْيَهُودِيِّ »[19]۔

---

(14) تفسیر کبیر،۱۷۸،۴

(15) سورۃ التوبہ: ۷،۹

(16) سورۃ الانفال: ۶۱،۸

(17) سورۃ المائدہ: 5،۵

(18) احکام القرآن، ۳۹٤،۲

(19) احکام القرآن، ص:۳۹٤

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.3 2022

ترجمہ: نبی نے ایک یہودی کا ہدیہ کیا ہوا بکری کا گوشت جس میں زہر ملا دیا گیا تھا کھالیا اوراس سے یہ نہیں دریافت کیاکہ اس کو مسلمان نے ذبح کیا تھا یا یہودی نے۔

اجرت پر رکھنا:

علامہ ابن تیمیہ نے غیر مسلم کو اجرت پر رکھنے کے حق میں فتویٰ دیتے ہیں ہجرت مدینہ میں ایک غیر مسلم عبد اللہ بن اریقط جو ماہر راستہ شناس تھا اس کو سفر میں راہنمائی کے لیے منتخب کیا :

واذ کان الیھودی اوالنصرانی خبیراً بالطب جاذلہ ان یستطبہ کما یجوزلہ ان یودحہ المال وان یعاملہ وقداستاجر رسول اللہ رجلا مشرکاً لما ھاجر وکان ھادیا ماھراً بالھدایۃ[20]ـــ

ترجمہ: اگر کوئی یہودی یا عیسائی فن طب میں درک رکھتا ہو تو یہ جا ئز ہے کہ اس سے معالجہ کرایا جائے اور اس سے معاملت کی جائے خود رسول اللہ نے ایک مشرک شخص کو اجر ت پر حاصل کیا جب ہجرت فرمائی تھی جو بڑا ماہر راہ شناس تھا۔

غیر مسلم والدین کی عزت و تکریم:

اسلام میں والدین کی عزت و تکریم کرنے کا حکم دیاگیا ہے اللہ کی عبادت کے بعد سب سے بڑی نیکی والدین سے حسن سلوک ہے۔ اسلام والدین کی اطاعت میں مسلم اور غیر مسلم والدین کی عزت و احترام میں فرق نہیں کرتا بلکہ ہر حال میں لازم قرار دیا ہے ۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓي اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِه عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا) [21]ـــ

ترجمہ: اور اگر وہ تجھے مجبور کریں کہ تو میرے ساتھ شرک کر جس کا تجھے علم نہیں ہے تو تو ان کی بات نہ ماننا اور ان کے ساتھ اچھائی کے ساتھ برتاؤکرنا۔

غیر مسلم رشتہ داروں سے تعاون:

والدین کے بعد رشتہ داروں کا حق ہے اسلام نے جہاں مسلمان رشتہ داروں کے حقوق کی ادائیگی پر زور دیا ہے، وہیں غیر مسلم رشتہ داروں کے حقوق اد ا کرنے کی تلقین کی ہے۔ اس ضمن میں حضرت صفیہؓ کا عمل قابل حجت ہے:

« بَاعَتْ صَفِيَّةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَارًا لَهَا مِنْ مُعَاوِيَةَ بِمِائَةِ أَلْفٍ، فَقَالَتْ لِذِي قَرَابَةٍ لَهَا مِنَ الْيَهُودِ: وَقَالَتْ لَهُ: «أَسْلِمْ، فَإِنَّكَ إِنْ أَسْلَمْتَ وَرِثْتَنِي»، فَأَبَى فَأَوْصَتْ لَهُ، قَالَ بَعْضُهُمْ: بِثَلَاثِينَ أَلْفًا»[22]ـــ

ترجمہ: ام المومنین حضرت صفیہؓ نے اپنے مکان حضرت معاویہ کو ایک لاکھ میں فروخت کیا ، انہوں نے اپنے ایک یہودی عزیز سے کہا کہ اگر تم مسلمان ہو جاؤتو میرے وارث بن جاؤ گے ، اس نے انکار کردیا ، پھر انہوں نے اس کےلئے وصیت کی،جو بعض لوگوں کے مطابق تیس ہزار کی تھی۔

غیر مسلم پڑوسی سے تعاون:

علامہ قرطبی نے علماء کا فتویٰ نقل کیا ہے:

« قال العلماء الاحادیث فی اکرام الجار جاءت مطلقة غیر مقیدۃ حتی الکافر»[23]ـــ

ترجمہ: علماء نے کہاہے کہ پڑوسی کے اکرام و احترام میں جو احادیث آئی ہیں وہ مطلق ہیں اس میں کوئی قید نہیں ہے،کافر کی بھی قید نہیں۔

اسلام تفریق بین الرسل کا قائل نہیں ہے۔ بلکہ اتفاق واتحاد کی دعوت دیتا ہے۔ انبیا ء کے متعلق ارشادہے۔

(لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَه مُسْلِمُوْنَ)[24]ـــ

ترجمہ: ہم فرق نہیں کرتے ان سب میں سے ایک میں بھی اور ہم اسی پر وردگار کے فرمابردارہیں۔

---

[20]) مختصر الفتاوی المصریہ ،ابن تیمیہ ، (م ۷۷۸ ھ) ، مطبوعہ مصر،س.ن،ص: ٥١٦

[21]) سورۃ لقمان : ۱۵٫۳۱

[22]) المصنف ، رقم: ۹۹۱۳،ج: ۳۳

[23]) الجامع ،الاحکام القرآن ،۵٫۱۸٤

[24]) سورۃالبقرہ :۱۳٦٫۲